المکرمة النبوية
فی
الفتاوی المصطفوية

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہا، مفتئ اعظم ہند

تصنیف: حضرت علامہ مصطفےٰ رضا قادری نوری علیہ الرحمہ

متوفی (۱۴۰۲ھ/1981ء)
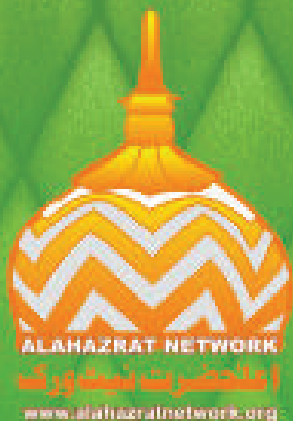
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

بخدمت شریف علاّمۂ دوران مشعل انوار ہدایت جامع شریعت وطریقت غواص دریائے معانی حضرت مولانا دام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' مزاج شریف۔ "اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام" دیکھا جس میں ہندوستان دارالحرب نہیں دارالاسلام ہے اس کے بعد میں نے ایک خط اعلیٰ حضرت کا قلمی مولوی سید احمد صاحب ناظم حزب الاحناف کے پاس دیکھا جس میں کسی صاحب نے سوال کیا ہے وہ سوال مع جواب جو اعلیٰ حضرت کا لکھا ہوا ہے درج کرتا ہوں ازراہ بندہ نوازی امید ہے کہ حضور میری تسکین خاطر فرمادیں گے اگر جائز ہے تو ان بد مذہبوں حربی کافروں سے کیوں روپیہ منافع چھوڑا جائے مگر جواب کچھ ایسا پیچیدہ ہے جو ہمارے جیسے طالب علموں کی سمجھ میں نہیں آتا حضور ذرا وضاحت سے لکھئے گا۔

سوال یہ ہے۔ اس ملک میں اہل ہنود سے سود لینا جائز ہے یا نہیں بعض کہتے ہیں کہ نصاریٰ سے بوجہ اہل کتاب ہونے کے بیاج لینا درست ہے۔ جواب۔ سود مطلقاً حرام ہے قال اللہ تعالیٰ وحرم الربوا[1]۔ ہاں جو مال غیر مسلم سے کہ نہ ذمی ہو نہ مستامن بغیر اپنی طرف سے کسی غدر وبدعہدی کے ملے اگرچہ عقود فاسدہ کے نام سے اسے اسی نیت سے نہ نیت ربا وغیرہ محرمات سے لینا جائز ہے اگرچہ وہ دینے والا کچھ کہے یا سمجھے کہ اس کے لئے اس کی نیت معتبر ہے نہ دوسرے کی لکل امرئ ما نوی[2] پھر بھی جس طرح برے کام سے بچنا ضروری ہے برے نام سے بھی بچنا مناسب ہے ایاك ما یسوء الاذن[3] ان تمام احکام میں مشرک ومجوس وکتابی سب برابر ہیں جب کہ نہ ذمی ومستامن ہو نہ غدر کیا جاوے بلکہ یہی شرط کافی ہے کہ ان دونوں کو بھی حاوی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

دوسرا سوال۔ کیا پچاس روپیہ کی بیع بعوض ترونجہ روپیہ کے کریانہ کے جس میں تانبے سفید کی چونیاں دونیاں اکنیاں اور پیسے سرخ تانبے کے ہوں پانچ چھ ماہ کی میعاد پر کسی ہندو یا مسلمان سے جائز ہے اور اس سے روزانہ آٹھ آنہ یا جو یومیہ مقرر کرلے لے سکتا ہے یا نہیں؟

گزشتہ رمضان شریف میں میں نے تین چار خط مولانا حامد رضا خاں صاحب کی خدمت میں لکھے مگر جواب نہیں آیا پھر مولوی عبدالحفیظ نے حضور کا پتہ دیا کہ خط ان کے نام سے لکھو وہ جواب دیں گے بڑے صاحب گھر میں کم رہتے ہیں۔

الجواب۔ بے شک اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا مسلک یہی ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے فھذا ھو الحق اور بے شک سود مطلقاً حرام ہے مسلم سے ہو یا ذمی یا حربی دنیا میں کسی سے دارالاسلام میں ہو۔ یا

---

[1] فیض القدیر جلد ۳ صـ ۱۸۸ [2] سورۂ بقرہ آیت ۲۷۵ [3] بخاری جلد اول صـ ۲

دارالحرب میں کہیں ہو۔ قال تعالیٰ واحل[1] اللہ البیع وحرم الربوا جیسے بیع صحیح مطلقاً حلال ہے کہیں ہو یوں ہی ربا مطلقاً حرام۔ ہندوستان اگرچہ دارالاسلام ہے مگر یہاں کے کفار سب حربی ہوگئے تو یہاں کے ان حربی کفار سے وہ معاملہ جو درمیان مسلم و مسلم یا مسلم و ذمی سود ہوتا ہے سود نہیں کہ کافر حربی کا مال معصوم نہیں اور ربا نہیں ہوتا مگر مال معصوم میں۔ فبای[2] طریق اخذہ المسلم اخذ مالا مباحاً۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں لا[3] ربوا بین المسلم والحربی فی دارالحرب۔

دارالحرب کی قید احترازی نہیں وہ اس واقع کے لحاظ سے ہے کہ ایسی صورت اس وقت تھی ہی نہیں کہ دارالاسلام اور کفار حربی جو سود نہیں اسے کوئی سود سمجھے یا کہے تو اس کے سمجھنے یا کہنے سے وہ سود نہ ہوجائے گا جیسے شربت کو کوئی شراب سمجھ کے شراب کہے بکری کو سوئر سمجھ کر سوئر کہے تو اس کہنے اور ایسا سمجھنے وہ شراب و سوئر نہ ہوجائیں گے۔ ہاں ایسا سمجھ کر پھر انھیں کھانا پینا جائز نہ ہوگا اور اگر کھا پی لے گا تو گنہ گار ہوگا مگر اس شراب پینے اور سوئر کھانے کا الزام نہ ہوگا کہ درحقیقت اس نے شربت پیا ہے بکری کا گوشت کھایا ہے گنہ گار وہ اپنی اس بدنیت کی وجہ سے ہوا ہے فانما[4] الاعمال بالنیات۔ یہی وجہ ہے وہ جو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جہاں غیر مسلم سے کہ نہ ذمی ہو نہ مستامن الخ مگر سائل نے سوال لفظ سود سے کیا تھا اس لئے پہلے یہ ارشاد فرمایا گیا کہ سود مطلقاً حرام ہے" کہ کہیں سائل جو اس صورت کو سود سمجھ رہا ہے یہ نہ سمجھ لے کہ بعض صورت میں سود حلال ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

الجواب ۲۔ جائز ہے قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اذا[5] اختلف الجنسان فبیعوا کیف شئتم۔ فتاویٰ عزیزی میں ہے حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں دو روپیہ را فلوس بکنانند در عوض دوازدہ روپیہ فروخت نماید کہ بسبب غیر جنس بودن فلوس حلال می شود۔ قرض بیچنا کوئی میعاد مقرر کرانا اقساط پر ثمن لینا سب حلال ہے اسے سود کردینے میں کوئی دخل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

۱۔ اکثر مشہور ہے کہ کفار کا روپیہ مار لینے ریل پر بلا ٹکٹ سفر کرنے ڈاکخانہ وغیرہ سے بے جا فائدہ اٹھا لینے میں مواخذہ نہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

۲۔ مسلمان یا کافر سے بمجبوری سود پر روپیہ قرض لیا اور یہ نیت کی کہ اصل ادا کروں گا اور جس طرح بھی ہوسکے گا سود ہرگز نہ دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کیا اس پر اس روپیہ کی گرفت ہے؟

[1] سورۂ بقرہ آیت ۲۷۵ [2] ہدایہ آخرین ص۸۶ [3] بخاری جلد اول ص۲ ، [4] صحیح مسلم جلد دوم ص۲۵

دارالحرب میں کہیں ہو۔ قال تعالیٰ واحل[1] اللہ البیع وحرم الربوا جیسے بیع صحیح مطلقاً حلال ہے کہیں ہو یوں ہی ربا مطلقاً حرام۔ ہندوستان اگرچہ دارالاسلام ہے مگر یہاں کے کفار سب حربی ہو گئے تو یہاں کے ان حربی کفار سے وہ معاملہ جو درمیان مسلم و مسلم یا مسلم و ذمی سود ہوتا ہے سود نہیں کہ کافر حربی کا مال معصوم نہیں اور ربا نہیں ہوتا مگر مال معصوم میں۔ فبای[2] طریق اخذہ المسلم اخذ مالا مباحًا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لا[3] ربوا بین المسلم والحربی فی دارالحرب۔

دارالحرب کی قید احترازی نہیں وہ اس واقع کے لحاظ سے ہے کہ ایسی صورت اس وقت تھی ہی نہیں کہ دارالاسلام اور کفار حربی جو سود نہیں اسے کوئی سود سمجھے یا کہے تو اس کے سمجھنے یا کہنے سے وہ سود نہ ہو جائے گا جیسے شربت کو کوئی شراب سمجھ کے شراب کہے بکری کو سوٴر سمجھ کر سوٴر کہے تو اس کہنے اور ایسا سمجھنے سے وہ شراب و سوٴر نہ ہو جائیں گے۔ ہاں ایسا سمجھ کر پھر انھیں کھانا پینا جائز نہ ہوگا اور اگر کھا پی لے گا تو گنہ گار ہوگا مگر اس شراب پینے اور سوٴر کھانے کا الزام نہ ہوگا کہ درحقیقت اس نے شربت پیا ہے بکری کا گوشت کھایا ہے گنہ گار وہ اپنی اس بدنیت کی وجہ سے ہوا ہے فانما[4] الاعمال بالنیات۔ یہی وجہ ہے وہ جو اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ "جہاں غیر مسلم سے کہ نہ ذمی ہو نہ مستامن الخ مگر سائل نے سوال لفظ سود سے کیا تھا اس لئے پہلے یہ ارشاد فرمایا گیا کہ سود مطلقاً حرام ہے" کہ کہیں سائل جو اس صورت کو سود سمجھ رہا ہے یہ نہ سمجھ لے کہ بعض صورت میں سود حلال ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ وہو تعالیٰ اعلم۔

۲ جائز ہے قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اذا[5] اختلف الجنسان فبیعوا کیف شئتم۔ فتاویٰ عزیزی میں ہے حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں دو روپیہ را فلوس بکنانند در عوض دوازدہ روپیہ فروخت نماید کہ بسبب غیر جنس بودن فلوس حلال می شود۔ قرض بیچنا کوئی میعاد مقرر کرانا اقساط پر ثمن لینا سب حلال ہے اسے سود کردینے میں کوئی دخل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ

۱ اکثر مشہور ہے کہ کفار کا روپیہ مار لینے ریل پر بلا ٹکٹ سفر کرنے ڈاکخانہ وغیرہ سے بے جا فائدہ اٹھا لینے میں مواخذہ نہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

۲ مسلمان یا کافر سے مجبوری سود پر روپیہ قرض لیا اور یہ نیت کی کہ اصل ادا کروں گا اور جس طرح بھی ہو سکے گا سود ہرگز نہ دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کیا اس پر اس روپیہ کی گرفت ہے؟

---

[1] سورۂ بقرہ آیت ۲۷۵ [2] ہدایہ آخرین ص۸۶ [3] ہدایہ آخرین ص۸۶ [4] بخاری جلد اول ص۲ [5] صحیح مسلم جلد دوم ص۲۵

۳۔ مدرسین کو پنشن انعام نہیں ملتی بلکہ انعام کی یہ صورت رکھی ہے کہ بیس روپیہ ماہوار یا اس سے زائد تنخواہ والوں سے ۱ر فی روپیہ وضع کرکے ۱ر فی روپیہ اس کے نام جمع کرتے رہتے ہیں اس صورت میں بیس روپیہ ماہوار والے مدرس کے ۱۰؎ مہر کے ۱۰؎ ار جمع ہوتے رہتے اور پھر اس پر ۴؎ فیصد سیکڑہ سالانہ سود بھی دیا جاتا ہے تو ۱۰؎ جو اس کی اصل رقم تھی اس کے علاوہ مزید رقم ۱۰؎ ار اور سود ۴؎ فیصد سیکڑہ سب وصول کرنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔ فقط راقم الحروف خاکسار مرزا علی بیگ قصبہ بہیڑی ضلع بریلی مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

الجواب۔ ۱۔ حق تو کسی کا مارنا جائز نہیں۔ اور یہاں کفار اگرچہ حربی ہیں مگر بلا ٹکٹ سفر کرنا اپنے کو اہانت کے لئے پیش کرنا ہے اپنی عزت کو خطرہ میں ڈالنا ہے کہ خلاف قانون ہے۔ مستوجب سزا ہوگا۔ لہذا ایسی حرکت سے احتراز لازم جو موجب ذلت و رسوائی ہو۔ ڈاک خانے یا حربی کفار کے کسی بینک سے جو زیادہ ملتا ہے سود نہیں۔ فان الربوا لایجری الا فی المال المعصوم ومال حربی لیس بمعصوم ھکذا فی الھدایۃ وغیرھا من الکتب الفقھیۃ اس کے لے لینے میں کوئی حرج نہیں کہ کافر کا مال بے غدر و بدعہدی اس کی رضا سے مل رہا ہے جو خلاف قانون بھی نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۔ شرعاً نہیں

۳۔ یہ سود نہیں ہے اسے سود سمجھنا غلطی ہے۔ ...... ہاں سمجھ کر اخذ کرنا گناہ ہے جیسے شربت کو شراب سمجھ کر پینا اس کی ناسمجھی شربت کو شراب نہ کر دے گی۔ بری نیت سے پینا گناہ ہوگا یوں ہی جو سود نہیں اسے سود سمجھنے سے وہ سود تو نہ ہوگا مگر بری نیت سے لینے کا گناہ ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ از محمد علی خاں موضع گرورہ ڈاک خانہ خان پورہ ضلع بلند شہر۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مہر کی نالش میں سود لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ حرام حرام حرام ہے مہر کی نالش میں ہو یا کسی اور نالش میں سود حرام قطعی ہے قال تعالیٰ[1] حرم الربوا۔ یہ غلط مشہور ہے کہ بے سود لگائے نالش نہیں ہوتی واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ۔ از مصطفےٰ علی خاں۔ بارہ دری

اگر کسی شخص کی جائداد پر قرض ہے سودی لہذا اس کی آمدنی کھانے سے روزہ یا نماز میں فرق تو نہیں آتا ہے ایسی صورت میں نماز روزہ قبول ہو جائے گا اس کے علاوہ اگر کوئی شخص نماز یا روزہ کے لئے کچھ خیرات کرتا ہے اس آمدنی میں سے تو وہ قبول ہو جائے گی؟

[1] سورۂ بقرہ آیت ۲۷۵